عالم کاری

اوراسلام

بقلم

مولانامقبول احمد سلفیؔ

اسلامک دعوہ سنٹروسط بریدہ

E-mail: islamiceducon@gmail.com

عالم کاری کے تعارف سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ عالم کاری مذہب اسلام سے براہ راست متصادم ہے، پہلی بات یہ ہے کہ اس نظام میں دین کا تصور ہی نہیں اور جس تحریک ونظام میں دین ومسلک کا تصور نہیں وہ بدیہی طور پر ظلم وجور پر مبنی ہوگا۔

اسلام ایک فطری دین ہے جس کا ہر پہلو فطرت کے عین مطابق ہے اس کے برعکس عالم کاری ایک مصنوعی نظام ہے جس کے طریقہ کار بھی بناوٹی ہیں۔

میں نے عالم کاری کا تجزیہ کرنے سے پہلے عیسائیت کی اسلام دشمنی اوراسلام کے خلاف کی ریشہ دوانی پرروشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس کی کیونکہ عالم کاری کا سب سے بڑا دعویدار اور دنیا کا سپر پاور امریکہ عیسائیت اور مسیحیت کی بڑھتی طاقت کا نام ہے۔

عیسائیت کی اسلام دشمنی :

۱۔ ''مسلمان پانچ سو سال تک سوتے رہے لیکن اب وہ حرکت میں

آرہے ہیں اس لئے رات دن کی سرگرمیاں اسلام کو کمزور کرنے کے لئے کافی ہیں'' (ایک امریکی کا بیان)

۲-''اسلام عیسائیت کی تبلیغ کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے'' (عیسائی مشنری کا بیان)

۳-''مغرب اسلام کو صرف موجودہ تمدن ہی کے لئے نہیں بلکہ عالم مسیحیت اور مختلف عیسائی فرقوں کے لئے خطرناک تصور کرتا ہے اس کی ہزاروں سال سے اسلام دشمنی چلی آرہی ہے'' (مارشل بولڈاون)

ان تینوں بیانات کے پس منظر میں عیسائیت کی واضح ترین اسلام دشمنی کی صورت نظر آرہی ہے، اسی اسلام دشمنی کے تئیں عالم کاری کی گل کاری ہورہی ہے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ہماری راہ میں صرف اسلام ہی سد سکندری ہے باقی ہم ہر سنگ راہ کو چکنا چور کرتے چلے جائیں گے۔

عیسائیت کی ترویج واشاعت پر ایک نظر

اب ذرا عیسائیت کی سرگرمی اوراسلام دشمنی کی تیزرفتاری بھی دیکھ لی جائے، آج دنیا بھر میں عیسائیوں کا جال بچھا ہوا ہے، پوری دنیا کو اسلام سے منحرف کرنے اورمسیحیت کے رنگ میں رنگنے کی خاطر پورے عیسائی ایڑی چوٹی کا زور صرف کررہے ہیں، اس لئے بے شمار عالمی، ملکی ارصوبائی پیمانے پر کانفرنسیں ہورہی ہیں، ۱۹۷۷ء اور ۱۹۷۸ء میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس کا مقصد محض دنیا کو عیسائیت کے دائرہ میں داخل کرنا تھا، قاہرہ کانفرنس (۱۹۰۶ء) انبزرگ کانفرنس (۱۹۱۰ء) لکھنؤ کانفرنس (۱۹۱۱ء) قدس کانفرنس (۲۸-۱۹۲۴ء) دہلی اورمدراس کانفرنس (۱۹۳۸ء) لوزان کانفرنس سوئزرلینڈ (۱۹۷۴ء) کولریڈو کانفرنس، سویڈن کانفرنس، بلٹیمور کانفرنس، اسٹرڈام کانفرنس، ایونٹون کانفرنس، اونٹالا کانفرنس، جاگرتا کانفرنس متعدد مقامات پر ہوئیں، آج بھی اس کی سرگرمی بیحد تیز ہے، پوری دنیا میں عیسائی مشنریوں کے ۱۷۶ مراکز ہیں، صرف ہندوستان میں ۷۸

مراکز ہیں ۲۰۰۵ء میں کرائے گئے ایک سروے کے مطابق انڈونیشیا میں دومدرسے (کرکل) تیرہ تنظیمیں اورساٹھ لاکھ کارکن سرگرم عمل ہیں، بنگلہ دیش میں دوسو پچاس تنظیمیں، ۱۶۶۷۱مشن اسکول اور۱۰۵۰۰۰۰ کارکن متحرک ہیں ،کلیساؤں کے تحت چلنے والی یونیورسٹیوں کی تعداد۵۰۰ ہے،افریقہ میں مشنریوں کی ان سرگرمیوں پرامریکہ سالانہ۶۰۰ملین ڈالرخرچ کرتا ہے۔

اسلام عالم کاری کاکیوں مخالف ہے ؟

اسلام نے فلسفۂ حیات کامکمل نقشہ پیش کردیا ہے بلکہ اسی مذہب میں امن وسکون، رحمت وہدایت، برکت ونصرت اورالفت ومحبت کاسامان ہے،قرآن وحدیث کے بیشمار نصوص ہمیں دیگرادیان ومذاہب اوردیگر افکارونظریات کی طرف مائل ہونے سے روکتے ہیں،عولمہ کی تردید کے لئے قرآن کی صرف ایک آیت ہی کافی ہے﴿ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شی وھدی ورحمة للمؤمنین﴾اس

آیت سے مندرجہ ذیل باتیں مستفاد ہوتی ہیں۔

۱-اللہ تعالی زمانہ کے حالات وظروف کا علم رکھتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کونسا نظام زندگی انسانوں کی قیامت تک رہبری کرسکتا ہے اور وہی نظام اسلام ہے۔

۲-اسلام کے علاوہ کسی نظام زندگی میں ہدایت کا نہیں بلکہ گمراہی کا سامان موجود ہے۔

۳-اسلام پر عمل پیرا ہونے سے اللہ کی برکت ورحمت کا نزول ہوتا ہے جس سے معاشرہ اور معاشرہ کے لوگ خوشحال زندگی بسر کرسکتے ہیں۔

ان اسباب اور ﴿**ومن تبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ**﴾ کی بنا پر اسلام عولمہ کا مخالف ہے۔

عالم کاری اور اسلامی دفاع کا اجمالی تعارف

تعارف : علماء امت، دانشوران قوم اور ذاتی تاثرات کے مدنظر اسلامی دفاع کے چند امور سامنے آتے ہیں۔

۱-عالم کاری کے خاتمہ کے لئے اقتصادی طاقت بیحد مضبوط کرنے اوراس کے ذریعہ خفیہ حکمت عملی کو بروئے کارلاکر اسلام کی واضح صورت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

۲-دیگر ممالک سے ربط،سرمایہ کاری اورسرمایہ سے متعلق امور کی انجام دہی کے لئے اسلامی بینک کاری کا سہارالینا ناگزیر ہے۔

۳-جہاں عسکری طاقت قوم وملت کی فلاح و بہبودی کا سبب ہے وہیں دین ومذہب کے فروغ کا بھی اساسی سبب ہے۔

۴-عصری چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے سیاسی،ثقافتی اور مذہبی سرگرمی تیز کرنے کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔

۵-عرب لیگ،رابطہ عالم اسلامی،اسلامی کانفرنس تنظیم،اسلامی ترقیاتی بینک اور خلیجی تعاون کونسل کے افراد کو جانفشانی سے کام لے کر ان تنظیموں کا کردار اعلی سے اعلی کردیں جن کا اثر ورسوخ اورنتائج بیحد اطمینان بخش اورروح افزاں ہوں۔

٦-عالم کاری کے سلبی پہلو سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس کے ایجابی پہلو سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

۷-ویٹو قانون ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

۸-اوطان کی جغرافیائی تقسیم کے باوجود ایک متحدہ عسکری پلیٹ فارم کی تشکیل ہونی چاہیئے۔

۹-مسلمانوں سے باہمی الفت ومحبت کے بغیر کوئی عمل بارآور ثابت نہیں ہوسکتا۔

۱۰-دعوتی میدان میں مخالفین پر طعن سے پرہیز کرنا ضروری ہے ورنہ معاملہ برعکس ہوسکتا ہے۔

۱۱-اپنے اس مشن کو چلانے کے لئے میڈیا خاص کر الکٹرانک میڈیا کی طاقت مضبوط سے مضبوط کریں کیونکہ عصر حاضر میں تبلیغ کا یہ ایک غیر معمولی اور پراثر وسیلہ ہے۔

۱۲-اقوام متحدہ کے حقوق کمیشن سے اپنے ہر،سلوب حق کے لئے

رجوع کریں۔

۱۳۔مسلمان غیر مسلموں کے مسائل سے دلچسپی لے کر اپنے کاز میں کامیابی کے لئے ان کا پوشیدہ طریقہ استعمال کریں۔

۱۴۔عالمی سطح پر سیکولر غیر مسلموں کے ساتھ مل کر امن کمیٹیاں بنائیں۔

۱۵۔اپنی قوم کے بچوں کے لئے کامیاب مستقبل کی راہ ہموار کریں کیونکہ ہمارا کام آگے وہی سنبھالنے کے لئے آئیں گے۔

عالم کاری کا اسلامی علاج :

میڈیا پر گرفت : کسی بھی خبر کی تردید وتوثیق کا کام میڈیا نہایت سرعت وتیز رفتاری سے کرتی ہے ،موجودہ دور میں میڈیا کی مانگ بڑھ گئی ہے،اس لئے ضروری ہے کہ جو بھی اسلامی صحافی یا میڈیا سے منسلک مسلم فرد ہو وہ پورے طور پر میڈیا کو کام میں لائے ،خاص کر ہمیں الکٹرانک میڈیا پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کی ضرورت درکار ہے۔

اسلامی میڈیا کی خصوصیات ہمیشہ مدنظر رکھنا پڑے گا کہ اس کی بنیاد راست بازی سے کٹنے نہ پائے اس کا مقصد تعمیر ہو، سنسنی خیز خبروں اور سرخیوں سے پرہیز کیا جائے ،بغیر کسی تحقیق کے خبریں شائع کرنے سے میڈیا کی اہمیت بے معنی ہوکر رہ جاتی ہے ،اسلامی میڈیا خبروں کی تحقیق ،اسباب وعلاج کی نقاب کشائی کرتی اور لوگوں کے لئے حقائق کی صحیح معرفت کا سامان بہم پہنچاتی ہے، الحمدللہ! میڈیا سے استفادہ کرنے میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں ،اب صرف ہمیں اپنی گرفت مضبوط کر کے اپنی رفتار کو برقرار رکھنے یا مزید تیز تر کرنے کی ضرورت ہے، ساتھ ہی ہم الکٹرانک میڈیا میں خواتین کو آگے بڑھانے سے پرہیز کریں۔

سیاسی ،ثقافتی اورمذہبی میدان میں

سبــقــت : سیاست کو دین اور دین کو ثقافت وتہذیب سے ملائے رکھیں ورنہ مذہب کا بھی خون ہوگا اور دنیا میں چنگیزی بھی پھیلتی رہے گی

۔ سیاسی پلیٹ فارم پر ایک دوسرے کا بازو تھامنے کی ضرورت ہے ،سیاست میں رہتے ہوئے اپنے دین ومذہب کا رنگ نہ پھیکا پڑنے دیں بلکہ قوم وملت کی اصلاح کرتے وقت اپنی جانب سے کسی صورت میں دینی وروحانی شعوروعمل کمزور نہ ہونے دیں کیونکہ دعوت میں کردار کا پہلو غالب رہتا ہے اور کردار سے متاثر ہونا آدمی کی فطرت میں داخل وشامل ہے۔

عسکری قوت کا استحکام : آج کے مادی دور ہی میں نہیں ازل سے قوت وطاقت مسلم رہی ہے ،اس میں بھی عسکری قوت اپنے دامن میں قوموں کے لئے رعب وجلال ،کامیابی کی کچھ امیدیں اورغلبہ کا بہت کچھ سامان رکھے رہتی ہے ،جس طرح ''واعدوا لھم ما استطعتم'' میں اشارہ ملتا ہے مگر افسوس کہ افراد کے باوجود عسکری قوت مضبوط نہیں اگر کچھ عسکری قوت ہے بھی تو اس کی سرگرمی محدود ہے بلکہ آپس کی خانہ جنگی میں صرف ہوجاتی ہے۔

نمبر شمار	براعظم	مسلم آبادی
۱	ایشیا	۳۶۰۸۸۲۸۰۰/کروڑ
۲	افریقہ	۶۰۹۰۰۰۰۰۰/کروڑ
۳	یورپ	۱۰۱۱۵۶۰۰/کروڑ
۴	شمالی امریکہ	۹۸۵۹۳۰۰/لاکھ
۵	جنوبی امریکہ	۴۸۹۳۰۰۰/لاکھ
۶	آسٹریلیا	۵۳۸۲۳۰۰/لاکھ

اگر ان لوگوں کو بہادری سکھا دیں اور فوجی امور سے واقف کردیں تو کون اس طوفان سے ٹکرانے کی جرأت کرسکتا ہے اور کب مسلمانوں سے زیادہ بہادری کا مظاہرہ کسی نے دکھایا ہے۔

اقتصادی طاقت کی ضرورت : آج بھی ہم معاشیات کے میدان میں آگے ہیں، دنیا کی بڑی دولت پٹرولیم پر اچھا خاصہ قبضہ ہے، پھر بھی اس میں مزید اصلاح وترقی کی ضرورت ہے۔

۱- اپنی معیشت کو اس قدر فروغ دینا چاہیے کہ عالمی تجارتی تنظیم کا مقابلہ اور انسانیت کے لئے اسے قائم کیا جاسکے۔

۲- عالم اسلام کے تاجروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشترکہ تجارتی

فنڈ بنائیں جو باہمی تعاون اور کامل نظم وضبط کی حامل ہو۔

۳-عالم اسلام زیادہ سے زیادہ اپنی مصنوعات ہی کا استعمال کریں۔

۴-عالم اسلام کے ہر مرکزی بینک کو ''اسلامی ترقیاتی بینک'' جدہ کی طرح غیر سودی نظام پر قائم ہونا چاہیئے۔

۵-نظام زکوۃ، عطیات وخیرات، صدقات وکفارات کا صحیح استعمال کریں بلکہ ''بیت المال'' اور نظام زکوۃ کو خالص نیت سے چلائیں جو ہماری ہر طرح کی غربت کا خاتمہ کردے۔

باھمی الفت ومحبت : موجودہ دور میں آپسی اختلاف نے مسلمانوں کی جماعت، طاقت، معاشرہ اور زندگی کو ٹکڑوں میں تقسیم کردیا ہے، جب تک ہم آپس میں اتحاد نہ پیدا کرسکیں گے کسی نظام کو کبھی بھی صحیح طریقہ سے نہیں چلا سکتے بلکہ اس سے آپس میں فساد ہی پھیلے گا، اور بجائے مخالفین کے کمزور ہونے کے ہم ہی اندر سے کھوکھلے ہوتے چلے جائیں گے، اسی چیز کو اللہ تعالی نے ﴿ولاتفرقوا﴾ کے

ذریعہ قرآن میں بیان کیا ہے۔

دعوت میں حکمت ومصلحت : یہ اور بات ہے کہ غیر اقوام نے حکمت سے زیادہ فائدہ اٹھایا، ان کی خفیہ سرگرمیوں نے آج مسلم قوم کو ذلت کی آخری سطح پر لا کھڑا کیا ہے، عولمہ بھی اس خفیہ سرگرمی کا شجر ہے جو مختلف مما لک میں پھیلتا جا رہا ہے، حالانکہ اسلام نے یہ دولت ہمیں عطا کی تھی اور ہمیں اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی برتری ثابت کرنا چاہئے تھا ﴿**ادعــوا الــى سبيـل ربك بـالـحـكـمة والـمـوعظة الحسنة**﴾ افسوس کہ ہم نے حکمت سے کام نہ لے کر اتنی بڑی دولت کو ہاتھ سے جانے دیا،، آج جبکہ ہمارے سر پر مصیبت کھڑی ہے ہمیں خفیہ محاذ پر اپنے افراد کے ساتھ کام کرنے کی سخت ضرورت ہے اس خفیہ تنظیم و جماعت میں فقط مسلم رہنما ہوں ورنہ یہ نظام فساد کا شکار ہو جائے گا۔

عالم اسلام کی ایک اچھی پیش قدمی

:مسیحی ،صہیونی اوراستعماری قوتوں کے ابھرتے ہی مسلمانوں نے اس سے خطرہ محسوس کیا،اس لئے انہوں نے اپنی سیاسی ،معاشی ،ثقافتی اورتہذیبی اقداروروایات کواستحکام بخشنے اوراس کی تشہیر کی غرض سے مختلف پلیٹ فارم سے کام کرنا شروع کیا جس کے نتیجہ میں عرب لیگ ،رابطہ عالم اسلامی ،اسلامی کانفرنس تنظیم ،اسلامی ترقیاتی بینک اور خلیجی تعاون کونسل کووجودہوا ہمیں ان تنظیموں سے اپنی رفتار بنائے رکھنے بلکہ تیزتر کرنے میں اچھی خاصی مدد مل سکتی ہے۔

عرب لیگ : ۲۲/مارچ ۱۹۴۵ء میں اس کا قیام ہوا ،اس کا ہیڈکوارٹر قاہرہ میں ہے اوراس کے ممبران سارے عرب ممالک ہیں ،اس کے قیام کے مقاصد میں عرب ممالک کی سیاسی ،ثقافتی اوراقتصادی امور کی انجام دہی شامل ہے۔

رابطہ عالم اسلامی: یہ ادارہ ۱۹۶۲ء میں قائم ہوا،اس کا صدردفتر مکہ مکرمہ میں ہے اس کے ممبران میں مسلم وغیرمسلم دونوں شامل ہیں ،یہ ادارہ

اسلام کی دعوت اور مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کے لئے قائم کیا گیا۔

اسلامی کانفرنس تنظیم: یہ تنظیم اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف ۱۹۹۶ء میں وجود میں آئی جو بروقت عالم اسلام کی سب سے بڑی تنظیم ہے ،اس کا صدر دفتر جدہ سعودی عرب میں واقع ہے،اس کے ممبر دنیا کے تمام ممالک ہیں ،مسلمانوں کی دینی،سیاسی ،اقتصادی،ثقافتی ،علمی اوراختلافی مسائل کوسلجھانااس کے بنیادی مقاصد ہیں۔

اسلامی ترقیاتی بینک: یہ ادارہ ۱۹۷۵ء میں قائم ہوا اوراس کا صدر دفتر جدہ قرار پایا،یہ اسلامی کانفرنس تنظیم کاایک ذیلی مالی ادارہ ہے جوغیرسودی نظام کے تحت اپنے ممبران کوطویل المیعادقرضے فراہم کرتا ہے۔

خلیجی تعاون کونسل: یہ ادارہ ۱۵رمئی ۱۹۸۱ء میں ابوظبی میں قائم ہوا،اس کا صدر دفتر ریاض ہے اوراس کے ممبران سارے خلیجی ممالک ہیں،یہ ادارہ صرف خلیجی مسائل کوحل کرتا ہے۔

اس پیش قدمی کے برگ وبار: مذکورہ تنظیم کے بہت اچھے نتائج سامنے آئے ان میں سے چند یہاں مذکور ہیں۔

۱-رابطہ عالم اسلامی نے بہت حد تک دنیا میں اسلامی رجحان پیدا کرنے کی سعی کی ہے۔

۲-اسلامی ترقیاتی بینک نے مسلم ممالک کے بہت سارے منصبوں کو پورا کیا اور اقلیتی اداروں کی ہر طرح سے امداد کی۔

۳-خلیجی تعاون کونسل نے جزیرہ نمائے عرب میں وحدت کی فضا قائم کرنے میں اچھی کامیابی حاصل کی۔

۴-عرب لیگ ان اداروں میں سب سے زیادہ ناکام ادارہ ہے۔

۵-اسلامی کانفرنس تنظیم بہت کچھ کرسکتی ہے مگر اب تک قضیہ فلسطین کو بھی حل نہ کرسکی۔

عالم کاری اوراسلام کاتقابل : عولمہ سے متعلق مسائل اور علاج پڑھنے کے بعد ایک نظر دونوں کے تقابلی میدان پر

دوڑانے سے کچھ اس طرح کے امور سامنے آتے ہیں۔

قانون فطرت کے مطابق حقوق وواجبات کی ادائیگی ، عالمی پیمانے پر شورائی نظام کی تنفیذ ، رنگ ونسل کے امتیاز کے بغیر مخلوق کے درمیان مساوات کا قیام ، سیاسی ، اقتصادی اور ثقافتی میدان میں لوگوں کے مابین عدم تفریق ، رونیت ومادیت کے درمیان امتیاز اسلامی نظام زندگی کی خصوصیات ہیں ، اس کے برعکس عالم کاری رنگ ونسل کی تعلیم ، قوموں کو غلام بنانے کی ترغیب ، مذہب وسیاست کے مابین فرق ، عدل وانصاف اور تہذیب وثقافت کا استحصال اور ظلم واستبداد کو فروغ دینا ہی اس کی ترقی کے بنیادی اسباب وعوامل ہیں۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین